Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کیلئے

بدھ
10- جنوری 1996ء

روزنامہ الفضل ربوہ
فون ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد 46-81 نمبر 9 | بدھ 18 شعبان -1416ھ' 10 صلح 1375ہش' 10 -جنوری 1996ء

محترم چوہدری عبدالمالک صاحب مربی سلسلہ وفات پاگئے

ربوہ 9 جنوری 1996ء آج صبح فضل عمر ہسپتال ربوہ میں محترم چوہدری عبدالمالک صاحب مربی سلسلہ ایک طویل بیماری کے بعد وفات پاگئے۔

آپ کی عمر 71 سال تھی۔ آپ کوہاٹ۔ مری۔ ڈیرہ اسماعیل خان۔ کھاریاں اور ٹوبہ ٹیک سنگھ کے علاوہ سات سال تک انڈونیشیا میں خدمت دین کے فرائض بجالاتے رہے۔ فرقان فورس میں بھی آپ نے خدمات سرانجام دیں۔ آپ کے پسماندگان میں آپ کی اہلیہ کے علاوہ تین بیٹے اور پانچ بیٹیاں ہیں۔

آپ کا جنازہ مورخہ 10۔جنوری صبح دس بجے صدر انجمن احمدیہ کی گراونڈ میں ہوگا۔

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (-) جو لوگ ہماری راہ میں مجاہدہ کریں گے انہی کو یہ راہ ملے گی۔ پس جو لوگ خدا تعالیٰ کے وصایا اور احکام پر عمل نہ کریں بلکہ ان سے اعراض کریں ان پر یہ دروازہ کس طرح کھل جائے۔ یہ نہیں ہو سکتا۔ اگر کوئی شخص کہے کہ یہاں ایک خزانہ مدفون ہے اور دس بارہ دن کی محنت کے بعد نکل سکتا ہے اور کوئی شخص محنت تو کرے نہیں اور یہ کہے کہ خزانہ مل جاوے۔ کیونکر ملے گا؟ اسی طرح پر یہ خزانہ اللہ تعالیٰ نے (دین حق) میں رکھا ہے لیکن اس خزانہ کی کلید احکام اور ہدایتوں پر عمل ہے۔ اس کی وصیت اور ہدایت پر عمل کرنا اور محض خدا کے لئے نفس کو روک رکھنا یہ کنجی ہے اور (دین حق) ہی میں یہ ملتی ہے۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 344)

جب تک غرور اور کبر دور نہ ہو۔ کوئی دعا قبول نہیں ہوتی

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

جب تک یہ ایمان نہ ہو کہ خدا ہے اور وہ سنتا ہے اور جب تک یہ یقین اور امید نہ ہو کہ وہ میری بھی سنے گا۔ جب تک غرور اور کبر دور نہ ہو۔ کوئی دعا قبول نہیں ہوتی۔ غرور اور کبر کیا ہے؟ یہی کہ انسان کہے اگر خدا دعا نہیں سنتا تو نہ سنے۔ یا یہ کہ اگر وہ نہیں سنتا تو ہم بھی نہیں سناتے۔ لفظاً تو یہ نہیں کہا جاتا لیکن عملاً ایسا ہی کیا جاتا ہے جبکہ دعا مانگ کر چھوڑ دی جاتی ہے۔ یہ طریق متکبرانہ ہے۔ اس طرح جو دعا مانگی جائے وہ قبول نہیں ہوتی۔ کیونکہ یہ گستاخی ہے کہ دعا مانگی تو جائے مگر متکبرانہ۔ جیسے کوئی کسی کو حکم دیتا ہے کہ یہ کام کر دو یا جیسے ایک افسر اپنے ماتحت سے کوئی بات کہتا ہے۔ پھر عجز و انکسار ہے۔ ایک شخص دعا تو مانگتا ہے اسے یہ ایمان بھی ہے کہ خدا ہے اور سنتا بھی ہے۔ اسے یہ یقین اور امید بھی ہے کہ وہ میری دعا بھی سنے گا۔ اس کی دعا کے ساتھ کبر و غرور بھی نہیں ہوتا۔ لیکن اس کی دعا کے ساتھ عجز و انکسار بھی نہیں ہوتا تو ایسی دعا بھی نہیں سنی جاتی جس کے ساتھ عجز و انکسار نہ ہو۔ پھر اگر عجز و انکسار ہو لیکن دعا میں اصرار نہ ہو تو بھی دعا قبول ہونے سے رہ جاتی ہے۔ ایسا شخص دعا تو مانگتا ہے مگر ایک دفعہ اور جب دیکھتا ہے کہ اس کا کوئی نتیجہ برآمد نہیں ہوا تو پھر اسے مانگنا چھوڑ دیتا ہے۔ حالانکہ وہ جانتا ہے کہ بعض وقت خدا تعالیٰ اس کو دیتا ہے جو اس طرح مانگتا ہے کہ اگر وہ ساری عمر بھی نہ دے تو یہ ساری عمر ہی مانگتا چلا جائے۔ سوائے اس صورت کے کہ خدا تعالیٰ منع کر دے ایسی دعا نہ مانگو۔ جو شخص اس طرح اصرار کے ساتھ دعا مانگتا ہے اسی کو ملتا ہے۔ پس اصرار ایک ایسی چیز ہے کہ دعا کے لئے ضروری ہے۔

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ فرمایا کرتے تھے۔ گداگر دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک نرگدا اور دوسرے خرگدا۔ نرگدا وہ ہوتا ہے جو کسی کے دروازے پر جاکر آواز دیتا ہے کچھ دو اور کسی نے کچھ ڈال دیا تو لے لیا نہیں تو دو تین آوازیں دے کر آگے چلے گئے۔ مگر خرگدا وہ ہوتا ہے کہ جب تک نہ ملے ٹلتا نہیں۔ اس قسم کے گداگر لئے بغیر پیچھا ہی نہیں چھوڑتے۔ اور ایسے گداگر بہت تھوڑے ہوتے ہیں۔ مجھے یاد ہے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے پاس بھی آکر ایک شخص

باقی صفحہ 7 پر

سانحہ ارتحال

○ مکرم سید محمد اسماعیل احسن صدیقی صاحب مورخہ 22۔دسمبر 1995ء کو گوجرہ میں بعمر 77 سال وفات پاگئے۔ جنازہ مکرم میر عبدالباسط صاحب مربی سلسلہ نے پڑھایا اور گوجرہ کے مقامی قبرستان احمدیہ میں تدفین عمل میں آئی۔ محترم چوہدری عبدالقادر صاحب امیر ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ نے قبر تیار ہونے پر دعا کروائی۔ موصوف ایک بلند پایہ شاعر تھے اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔

○ مکرم رانا قمر حسین صاحب سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا یکم جنوری 1996ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ آپ دل کے عارضے میں مبتلا تھے۔ جنازہ اسی دن سرگودھا میں مکرم و محترم مرزا عبدالحق صاحب امیر ضلع سرگودھا نے پڑھایا۔ میت ربوہ لائی گئی۔ اگلے دن مورخہ 96-1-2 کو بعد ظہر بیت المبارک میں محترم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح وارشاد نے جنازہ پڑھایا اور تدفین کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب نے دعا کروائی۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

نکاح

○ مکرم ملک مبشر احمد لطفی صاحب ابن مکرم ملک نثار احمد صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور کا نکاح 95-12-22 کو عزیزہ آسیہ رحمان صاحبہ بنت مکرم مجیب الرحمان صاحب پراچہ کے ساتھ مبلغ ایک لاکھ روپیہ حق مہر پر محترم مرزا عبدالحق صاحب امیر جماعت احمدیہ سرگودھا نے احمدیہ بیت الذکر سرگودھا میں بعد از جمعہ پڑھا۔ 95-12-29 کو شادی کی تقریب منعقد ہوئی، بارات لاہور سے سرگودھا گئی۔ 95-12-30 کو 75/N ماڈل ٹاؤن لاہور میں دعوت ولیمہ کی تقریب منعقد ہوئی۔

اللہ تعالیٰ یہ رشتہ ہر لحاظ سے مبارک فرمائے۔

○ الفضل کے 2 جنوری 1996ء کے شمارے میں صفحہ چار پر جو عبارت چوکھٹا میں دی گئی ہے وہ حضرت امام جماعت الرابع (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کی تحریر ہے۔

(ادارہ)

روحانی خوبصورتی اور روحانی زینت تقویٰ سے ہی پیدا ہوتی ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ | قیمت 2 روپے 50 پیسے

10- صلح 1375 ھش 10 - جنوری 1996ء

جسمانی اور روحانی ورزش

گزشتہ دنوں الفضل میں حضرت امام جماعت الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کی ایک مربی کو نصیحت شائع کی گئی تھی۔ وہ مربی خاصے تومند تھے لیکن اس کے باوجود حضرت صاحب نے انہیں فرمایا کہ آپ ورزش کرتے رہیں اور اگر ورزش کا موقعہ نہ ملے تو سیر ضرور کیا کریں۔ عام طور پر خیال یہ کیا جاتا ہے کہ اگر انسان تنومند ہو اور وہ سمجھے کہ وہ پوری طرح سے صحت سے ہے تو اسے ورزش کی ضرورت نہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ خیال غلط ہے۔ ہر انسان کو' چاہے وہ کتنا ہی طاقت ور اور تنومند کیوں نہ ہو' ورزش کی ضرورت ہے۔ ورزش صرف اس لئے نہیں کی جاتی کہ انسان کو زیادہ سے زیادہ طاقت ور بناتی چلی جائے بلکہ اس لئے بھی کی جاتی ہے کہ اس میں کوئی جسمانی کمزوری نہ آئے خون کی گردش بہتر ہو اور اس طرح اس کا جسم متوازن رہے۔ متوازن کا لفظ نہایت اہم ہے۔ بعض لوگ اپنے موٹاپے کو تنومندی سمجھتے ہیں لیکن موٹاپا دراصل تنومندی نہیں ہے متوازن ہونے کی ضرورت ہوتی ہے۔ پس چاہئے کہ ہم ورزش کریں۔ سب کے سب۔ اور اپنی صحت کو برقرار رکھیں اور اپنے جسم کو متوازن۔

جسمانی صحت اور روحانی صحت دونوں کو ایک دوسرے کے ساتھ موازنے سے پرکھا جاسکتا ہے اس لئے جس طرح جسمانی صحت کے لئے ورزش کی ضرورت ہے اسی طرح روحانی صحت کے لئے بھی ورزش کرنا لازمی ہے۔ بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ اگر وہ کوئی برائی نہیں کر رہے تو وہ اچھے بھلے نیک انسان ہیں اس میں تو کوئی شک نہیں کہ برائی اور بدی سے بچنا بھی بہت اچھی بات ہے۔ لیکن یہ اپنی روحانی صحت کو متوازن رکھنے کے لئے کافی نہیں جس طرح جسمانی صحت کو متوازن رکھنے کے لئے ضرورت ہے کہ ہم ورزش کریں اسی طرح روحانی صحت متوازن رکھنے کے لئے اس بات کی ضرورت ہے کہ نہ صرف بدیوں اور برائیوں سے بچا جائے بلکہ نیکیاں کی جائیں۔ حقیقت یہ ہے کہ جب تک دونوں باتوں میں کمال نہ ہو یعنی بدیوں سے بچنے میں اور نیکیاں کرنے میں اس وقت تک نہیں کہا جاسکتا کہ انسان کی روحانی صحت متوازن ہو گئی ہے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) اس سلسلے میں فرماتے ہیں:-

"بدیوں سے بچنا کوئی کمال نہیں۔ ہماری جماعت کو چاہئے کہ اسی پر بس نہ کرے۔ نہیں۔ بلکہ انہیں دونوں کمال حاصل کرنے کی سعی کرنی چاہئے"

گویا کہ جس طرح جسمانی صحت کے لئے اتنا ہی کافی نہیں ہے کہ انسان سمجھے کہ اسے کوئی بیماری لاحق نہیں ہے اسی طرح روحانی صحت قائم کرنے کے لئے بھی یہ کافی نہیں کہ انسان بدیوں سے بچتا ہے۔ بدیوں سے بچنے سے آگے بڑھنا نیکیاں کرنا ہے۔ نیکیاں کرنا روحانی زندگی کے لئے ایسا ہی ضروری ہے جیسے جسمانی زندگی کے لئے ورزش کرنا۔

پس جیسا کہ حضرت صاحب (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے فرمایا ہے ہمیں اسی بات کو کافی نہیں سمجھ لینا چاہئے کہ ہم بدیوں سے بچتے ہیں۔ ہر نیکی جو ہمارے سامنے آتی ہے بلکہ سامنے آنے کی کیا بات ہے ہمیں تلاش کر کے نیکیاں کرنی چاہئیں۔ انسان کے دل میں یہ جذبہ پیدا ہونا چاہئے کہ مجھے نیکی کرنے کا موقعہ ملے۔ وہ دعا بھی کرے کہ اللہ تعالیٰ اسے نیکی عطا کرے۔ اسے نیک بنائے۔ اور وہ مختلف جہات میں دیکھتا رہے کہ کہاں نیکی کرنے کا کوئی موقعہ ہے۔ کسی کی مدد کی جاسکتی ہے۔ کسی کا ہاتھ پکڑ کر اسے سیدھا راستہ دکھایا جاسکتا ہے کسی کے لئے کوئی اور کام کیا جاسکتا ہے۔ چھوٹی سے چھوٹی نیکی سے لے کر بڑی سے بڑی نیکی کرنے کا دل میں جذبہ پیدا ہونا چاہئے۔ یہ ہماری روحانی صحت کے لئے از بس ضروری ہے۔

پس حضرت صاحب کا یہ ارشاد ہمیشہ ہمارے سامنے رہنا چاہئے کہ صرف یہ بات کہ ہم بدی نہیں کرتے کافی نہیں۔ ہمیں نیکیاں کرنی چاہئیں اور نیکیاں انسان دو طرح کر سکتا ہے ایک تو یہ کہ جو بات سامنے آئی۔ اگر وہ اچھی ہے تو وہ کرلی اسے نیکی کہا جائے گا اور یہ کہ انسان اس تلاش میں رہے کہ میں کہاں نیکی کر سکتا ہوں اور کس طرح نیکی کر سکتا ہوں۔ کس کے ساتھ بھلائی کر سکتا ہوں اور کس طرح اپنے بہن بھائیوں کو اور دوسروں کو فائدہ پہنچا سکتا ہوں۔ اگر ایسا کیا جائے تو یقیناً انسان کو بیش بہا نیکیوں کا موقعہ ملتا رہے گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس بات کی توفیق دے کہ ہم بدیوں سے بھی بچیں اور نیکیاں بھی کریں۔

ص ص

میرا ہاتھ پکڑ کر لے چل جانا ہے جس اور
ورنہ دائیں بائیں مجھ کو کھینچ رہا ہے شور
گرتے پڑتے چلتا جاؤں گا میں تیرے ساتھ
یوں تو مجھ سے روٹھ گیا ہے میرا اپنا زور

ابو الاقبال

زندگی ہے خواب! کس کا خواب ہے؟
خواب میں تعبیر جلوہ تاب ہے

چلتی ہے تیغِ زمانہ بے دریغ
ہر نظارہ طائرِ بے تاب ہے

بیکراں گھڑیوں کا بحرِ بیکراں
زیست جس میں ماہیٔ بے آب ہے

موج پر موج اُٹھ رہی ہے درد کی
جس میں آنسو گوہرِ نایاب ہے

پھینٹا اُڑتا ہے ہوا میں جس طرح
ریزہ ریزہ زندگی کا خواب ہے

روشن دین تنویر

"بدیوں سے بچنا کوئی کمال نہیں۔ ہماری جماعت کو چاہئے کہ اسی پر بس نہ کرے۔ نہیں بلکہ انہیں دونوں کمال حاصل کرنے کی سعی کرنی چاہئے۔ جس کے لئے مجاہدہ اور دعا سے کام لیں یعنی بدیوں سے بچیں اور نیکیاں کریں۔ ہماری جماعت کو چاہئے کہ وہ خدا کو سادہ نہ سمجھ لے کہ وہ مکر و فریب میں آجائے گا۔ جو شخص سفلہ طبع ہو کر خدا تعالیٰ کو دھوکا دینا چاہتا ہے اور نیکی اور راستبازی کی چادر کے نیچے فریب کرتا ہے وہ یاد رکھے خدا تعالیٰ اسے اَور بھی رسوا کرے گا۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

ہر امر میں خیر خواہی

حضرت امام جماعت الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کبھی ضد سے کام نہ لیتے تھے بلکہ جس بات میں خیر دیکھتے اسی کو اختیار کرتے تھے۔ اور قطعاً اس بات کی پرواہ نہ کرتے کہ اس سے میرے کسی حکم کی خلاف ورزی تو نہیں ہوتی۔

ہم دیکھتے ہیں کہ رجال نے سیاست دنیویہ میں اپنے اصولوں میں سے ایک یہ اصل بھی بنا رکھی ہے کہ بادشاہ یا حاکم جو حکم دے دے اور جو فیصلہ کر دے اس میں تغیر نہ کریں اور جس طرح کہا ہے اس پر قائم رہیں تاکہ لوگوں کے دل میں یہ نہ خیال پیدا ہو کہ ہم نے ڈرا کر منوالیا ہے۔ یا کم سے کم دوسروں کے سامنے شرمندہ نہ ہونا پڑے۔ کہ ایک بات کہہ کر پھر اس سے رجوع کر لیا ہے اور اس اصل پر رجال سیاست ایسے پکے اور قائم رہتے ہیں کہ بعض اوقات جنگوں تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔ مگر وہ اپنی بات کی پچ کے لئے اور دبدبہ حکومت قائم رکھنے کے لئے ملک کو جنگ میں ڈال دیتے ہیں۔ لیکن اس بات کو پسند نہیں کرتے کہ اپنے فیصلے کو واپس لے لیں۔

جو لوگ تاریخ انگلستان سے واقف ہیں ان سے یہ امر پوشیدہ نہیں۔ کہ ممالک متحدہ سے جنگ کی وجہ یہی ہوئی کہ انگلستان کے رجال سیاست ایک فیصلہ دے کر اس کو واپس نہیں لینا چاہتے تھے۔ گو وہ اس بات کو خوب سمجھ گئے تھے۔ کہ ہم غلطی کر رہے ہیں۔ جس کا نتیجہ ایک خونریز جنگ ہوا۔ اور ایک سرسبز و شاداب ملک ہاتھ سے جاتا رہا۔

خود ہندوستان میں تقسیم بنگالہ کا فیصلہ ایک کھلی نظیر موجود ہے کہ خود وزرائے انگلستان قبول کرتے تھے کہ یہ فیصلہ درست نہیں ہوا۔ لیکن ڈرتے تھے کہ اسے تبدیل کر دیں گے تو ملک میں حکومت کی بے رعبی ہو گی۔ چنانچہ جب تک شہنشاہ ہند کی تاجپوشی کا ایک نہایت غیر معمولی واقعہ پیش نہیں آیا۔ اس حکم کو منسوخ نہیں کیا گیا۔

اور درحقیقت بظاہر دنیاوی نقطہ خیال سے یہ بات درست ہے کیونکہ جب رعایا کے دل میں یہ بیٹھ جائے کہ ہم جس طرح چاہیں کر سکتے ہیں یا ان کو یہ خیال ہو جائے کہ ہمارا حاکم تو بالکل غیر مستقل مزاج آدمی ہے اسے جس طرح چاہیں پھیر دیں تو وہ بہت دلیر اور اپنے فرائض کی ادائیگی میں سست ہو جاتی ہے۔ اور اسی وجہ سے رجال سیاست نے اس بات کو بہت پسند کیا ہے کہ حاکم اپنے فیصلے کو بہت جلدی واپس نہ لے بلکہ حتی الامکان اس پر قائم رہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جس پاک فطرت کو لے کر پیدا ہوئے تھے۔ اور جن کمالات کو آپ نے حاصل کیا تھا۔ وہ چاہتے تھے کہ آپ ہمیشہ خیر اختیار کریں۔ ایک دنیاوی بادشاہ یا حاکم اس بات پر فخر کر سکتا ہے کہ میں اپنے ایام حکومت میں حکومت کے رعب کو قائم رکھتا رہا ہوں۔ اور ایک مضبوط ارادہ کے ساتھ نظام حکومت چلاتا رہا ہوں۔ مگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فخر نہ تھا کہ میں نے جو کچھ کہہ دیا اس پر پابند رہا ہوں بلکہ ان کا فخر یہ تھا میں نے جب عمل کیا خیر پر عمل کیا۔ اور جب مجھے معلوم ہوا کہ میں فلاں رنگ میں کسی کو فائدہ پہنچا سکتا ہوں میں نے اس کے پہنچانے میں کوتاہی نہیں کی۔ پس اگر روحانیت کا دنیا میں کوئی شخص قابل اتباع ہو سکتا ہے تو وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہو سکتے ہیں۔ حضرت ابو موسیٰؓ سے روایت ہے کہ "آپ نے فرمایا ہم چند آدمی جو عشری قبیلہ کے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور ہم نے آپ سے سواری مانگی۔ آپ نے فرمایا کہ سواری نہیں ہے۔ میں نہیں دے سکتا۔ ہم نے پھر عرض کیا کہ ہمیں سواری دی جائے۔ تو آپ نے قسم کھالی کہ ہمیں سواری نہ دیں گے۔ پھر کچھ زیادہ دیر نہ لگی تھی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ اونٹ لائے گئے۔ پس آپ نے حکم دیا کہ ہمیں پانچ اونٹ دیئے جائیں۔ پس جب ہم نے وہ اونٹ لے لئے۔ ہم نے آپس میں کہا کہ ہم نے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دھوکا دیا ہے۔ اور آپ کو آپ کی قسم کی یاد نہیں دلائی۔ ہم اس کے بعد کبھی مظفر و منصور نہ ہوں گے۔ اس خوف سے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے تو قسم کھائی تھی کہ آپ ہمیں سواری نہ دیں گے۔ اور اب تو آپ نے سواری دے دی ہے فرمایا ہاں اسی طرح ہوا ہے۔ لیکن میں کوئی قسم نہیں کھاتا اور اس کے خلاف کوئی اور بات بہتر دیکھتا ہوں تو وہ بات اختیار کر لیتا ہوں جو بہتر ہو۔

اسی واقعہ سے معلوم ہو سکتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مقصود کیا تھا۔ آپ کے کام کسی دنیاوی مصلحت یا ارادہ کے ماتحت نہ ہوتے تھے۔ بلکہ آپ اپنے ہر کام میں یہ بات مدنظر رکھتے تھے کہ جو کچھ آپ کرتے ہیں وہ واقعہ میں نفع رساں بھی ہے یا نہیں اور اگر کبھی معلوم ہو جائے کہ آپ نے کوئی ایسا کام کیا ہے یا اس کے کرنے کا ارادہ کیا ہے جو کسی انسان کے لئے مضر ہو گیا یا اسے اس سے تکلیف ہو گی تو آپ فوراً اپنے پہلے حکم کو واپس لے لیتے اور وہی بات کرتے جو بہتر اور نفع رساں ہوتی۔

ایک ظاہر بین انسان کہہ سکتا ہے کہ اس سے رعب و داب میں فرق آتا ہے۔ اور حکومت کو نقصان پہنچتا ہے۔ اس بات سے تو آپ کی خوبی اور نیکی کا پتہ چلتا ہے۔ کہ خواہ کوئی امر کیسا ہی خطرناک اور مضر معلوم ہوتا ہو آپ بے دھڑک اسے اختیار کر لیتے تھے۔ جبکہ آپ کو یقین ہو جاتا کہ اس سے لوگوں کے حقوق کی نگہداشت ہوتی تھی۔ اور یہ اللہ تعالیٰ کا ایک خاص نشان تھا کہ باوجود اس بات کے آپ کو ایسا رعب و داب میسر تھا جو دنیا کے کسی بادشاہ کو میسر نہیں۔ واقعہ میں ایک بادشاہ کا اصل فرض یہ ہے کہ وہ لوگوں کو سکھ پہنچائے۔ اور آپ نے اپنے عمل سے ثابت کر دیا کہ آپ دین و دنیا کے لئے کامل نمونہ تھے۔ اور آپ کی زندگی دنیاوی بادشاہوں کے لئے بھی ہے کہ بادشاہوں کو اپنے ماتحتوں اور رعایا کے ساتھ کیسا سلوک کرنا چاہئے اور کس طرح ضد اور تعصب سے الگ ہو کر ہر ایک قربانی اختیار کر کے لوگوں کے آرام پہنچانے کے لئے تیار رہنا چاہئے۔

ہمیں اس واقعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ماتحتوں پر اسی وقت بادشاہ کے حکم بدل دینے کا برا اثر پڑتا ہے جبکہ ان کو یہ یقین ہو کہ بادشاہ ہمارا یقینی خیر خواہ نہیں۔ بلکہ اس نے ڈر کر اپنے حکم میں تبدیلی کی ہے اور جب انہیں یقین ہو کہ اس کے احکام ایک غیر مستقل طبیعت کا نتیجہ ہیں لیکن اگر انہیں اس بات کا یقین ہو جائے کہ کوئی بادشاہ یا حاکم ان سے ڈر کر یا بے استقلالی کی وجہ سے نہیں بلکہ اس لئے حکم بدلتا ہے کہ وہ ان کا خیر خواہ ہے اور کسی وقت بھی ان کی بھلائی سے غافل نہیں ہوتا تو بجائے اس کے کہ ان کے دلوں میں بے رعبی پیدا ہو وہ اس سے اور بھی مرعوب ہو جاتے ہیں اور ان کے دل محبت سے بھر جاتے ہیں۔ اور جو بادشاہ اپنی رعایا اور ماتحتوں کے دلوں میں اپنی خیر خواہی کا ایسا یقین بٹھا دے وہی سب سے زبردست بادشاہ ہے۔ اور یہی خیال تھا جس نے ابو موسیٰؓ اور ان کے ساتھیوں کو مجبور کیا کہ بجائے اسی خیال کے کہ یہ سمجھیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی قسم کی بے استقلالی ظاہر ہوئی ہے انہوں نے جنگ کے لئے پیدل جانا منظور کیا مگر یہ نہ پسند کیا کہ آپ کو دوبارہ قسم یاد دلانے کے بغیر ان سواریوں کو استعمال کریں اور یہ اس عظیم الشان فتح کا نشان تھا جو آپ کو اپنے اصحاب کے دلوں پر حاصل تھی۔

ایک اچھی بات

لوگوں میں سے اچھا وہ شخص ہے جس کی عمر لمبی ہو اور اس کے اعمال اچھے ہوں۔

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

تلقین عمل

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی فرماتے ہیں۔

ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس دنیا میں زندگی کے ساتھ ساتھ موت کا سلسلہ بھی قائم کیا ہوا ہے۔ لوگ پیدا ہوتے ہیں اور ایک عرصہ تک زندگی گزارنے کے بعد مر جاتے ہیں۔ موت سے جو ایک خلا پیدا ہوتا ہے اسے پورا کرنا نوجوانوں کا کام ہے۔ اگر نوجوانوں کی حالت پہلے لوگوں کی مانند ہو یا ان سے بہتر ہو تو قوم تنزل سے محفوظ رہتے ہوئے ترقی کے راستہ پر بدستور گامزن رہتی ہے۔ لیکن اگر نوجوان ہی قومی کردار کے اعتبار سے معیار پر پورے نہ اترتے ہوں تو پھر قوم کا مستقبل تاریک ہو جاتا ہے۔ سو قوم کی آئندہ ترقی کا دارومدار نوجوانوں پر ہوتا ہے۔ جس فوج کا ہر سپاہی سمجھ لے کہ شاید آگے چل کر میں ہی کمانڈر انچیف بن جاؤں تو وہ یقیناً اس احساس کے تحت اپنے عمل و کردار کو ایسے طریق پر ڈھالے گا۔ جو بالآخر اسے اس عہدے کا اہل بنا دے۔ یہاں تک کہ ایک وقت ایسا آئے گا کہ اس فوج کے تمام سپاہیوں میں کمانڈر انچیف بننے کی اہلیت پیدا ہو جائے گی۔ لیکن اگر فوج کا ہر سپاہی یہ سمجھ بیٹھے کہ میں تو کمانڈر انچیف نہیں بن سکتا تو فوج گرتے گرتے اس حالت کو پہنچ جائے گی کہ اس میں ڈھونڈے بھی کوئی شخص ایسا نہ ملے گا کہ جو اس عہدے کی ذمہ داری سنبھال سکے۔ پس جماعت کی ترقی کے لئے ضروری ہوتا ہے۔ کہ اس کے ہر فرد میں یہ احساس پیدا ہو۔ کہ بڑے سے بڑا کوئی عہدہ ایسا نہیں ہو سکتا۔ جس کی ذمہ داریوں کو میں کماحقہ' ادا نہ کر سکوں۔ جب تک ہر فرد اس احساس کے ماتحت آگے بڑھنے کی کوشش نہ کرے۔ اس وقت تک قومی اعتبار سے صلاحیت پیدا نہیں ہو سکتی۔ جس کا پیدا ہونا تحفظ و بقا اور ترقی کے لئے ضروری ہے۔ پس تم میں سے ہر شخص کو یہ کوشش کرنی چاہئے۔ کہ وقت پڑنے پر وہ بڑے سے بڑا عہدہ سنبھالنے کا اہل ثابت ہو سکے۔"

بلند پروازی سے کیا مراد ہے؟ اور وہ کن ذرائع سے حاصل کی جاتی سکتی ہے۔ اس امر کو مزید واضح کرتے ہوئے حضرت صاحب نے فرمایا:۔

بلند پروازی اسی کو کہتے ہیں کہ انسان اپنی موجودہ حالت سے اوپر ایک مقصد معین کرے۔ پھر یہ سوچ کہ یہ مقصد کن ذرائع سے حاصل ہو سکتا ہے۔ جب ذرائع اپنی معین صورت میں

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

داؤد طاہر ... . شوق ہمسفر میرا

وائن لینڈ

داؤد طاہر اپنے سفر نامہ شوق ہم سفر میرا میں ایک کانگریس مین سے ملاقات کے عنوان سے لکھتے ہیں:-

میری اصل منزل وائن لینڈ (Vine land) تھی- جو جرسی سٹیٹ کا ایک چھوٹا سا قصبہ ہے-

وہاں میرے ایک دیرینہ دوست ڈاکٹر صفی اللہ صادق مقیم ہیں- سکول کی پہلی جماعت میں ان کے ساتھ محبت و اخوت کا جو رشتہ قائم ہوا تھا- اس میں آج تک کوئی فرق نہیں آیا- میں تو ایم- اے- کرنے کے بعد غم روزگار میں الجھ کر رہ گیا- لیکن انہوں نے ایم- ایس- سی کے بعد بھی علم کی جستجو جاری رکھی اور بالآخر جاپان سے کیمسٹری میں پی- ایچ- ڈی- کی ڈگری حاصل کرنے میں کامیاب ہوگئے- پھر بڑی سنجیدگی کے ساتھ اپنے ملک میں کسی مناسب حال روزگار کی تلاش میں رہے- لیکن جب کہیں پذیرائی نہ ہوئی تو امریکہ چلے گئے- گذشتہ کئی برسوں سے وہیں مقیم ہیں اور کسی دوا ساز کمپنی کے ساتھ منسلک ہیں- میں نے ان کو اپنی آمد کی اطلاع دے رکھی تھی چنانچہ نہ صرف وہ خود بلکہ ان کے چھوٹے بھائی ڈاکٹر سمیع اللہ بھی نیویارک کے کینیڈی ایئرپورٹ پر میرے استقبال کے لئے موجود تھے-

جب میں لاس اینجلس سے روانہ ہوا تو وہاں کا موسم خاص گرم تھا چنانچہ میں نے آدھے بازوؤں والی قمیض پہنی ہوئی تھی- لیکن جب نیویارک پہنچا تو معلوم ہوا کہ ان پانچ گھنٹوں کی مسافت میں موسم بھی یکسر تبدیل ہو گیا- وہاں اتنی ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی کہ میرا بدن کانپنے لگا- اسی طرح سوں سوں کرتا گاڑی میں جا بیٹھا جب ہیٹر آن ہوا تو ہوش کچھ ٹھکانے آئے-

میرا خیال تھا کہ صفی کی رہائش کچھ زیادہ دور نہیں ہوگی- لیکن گاڑی تھی کہ فراٹے بھرتی ہوئی چلی جا رہی تھی- میری حیرت دور کرتے ہوئے صفی نے بتایا کہ گھر پہنچنے میں مزید وقت لگے گا کیونکہ وہ ایرپورٹ سے کم و بیش ساڑھے تین گھنٹے کی مسافت پر مقیم تھے- میں ان کے اخلاص سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا کہ وہ اتنی دور سے مجھے لینے کے لئے وہاں پہنچے تھے- جب انہوں نے بتایا کہ اگر میں نیویارک کی بجائے فلاڈلفیا کے ہوائی اڈے پر اترتا تو ہم تین گھنٹے کی بجائے ایک گھنٹے میں گھر پہنچ سکتے تھے- تو مجھے اپنی کم علمی پر افسوس ہوا- دراصل لاس اینجلس سے روانگی سے پہلے صفی سے اس موضوع پر بات ہی نہ ہو سکی تھی- جس کی وجہ سے یہ ساری جزئیات سامنے نہ آسکیں-

صفی کی بیگم جو ان کی ماموں زاد بھی ہیں ایک گھریلو خاتون ہیں ان سے پہلی بار ملاقات ہوئی-

ان کے گھر میں مجھے جس قدر آرام ملا اس میں صفی کی توجہ کے ساتھ ساتھ انکی بیگم کی مہمان نوازی کا بھی بڑا دخل تھا-

چونکہ میرا معاملہ وقت کم اور مقابلہ سخت والا تھا- یعنی محدود وقت میں زیادہ سے زیادہ مقامات دیکھنا چاہتا تھا- اس لئے میں نے گھر پہنچتے ہی صفی سے مشورہ شروع کر دیا کہ امریکہ کا یہ حصہ دیکھنے کے لئے میرے وقت کے بہترین استعمال کا ان کے ذہن میں کیا نقشہ ہے- انہوں نے بتایا کہ اگرچہ اگلے دن انہیں چھٹی ہے تاہم وہ میرے لئے کوئی خاص پروگرام ترتیب نہیں دے سکے البتہ اس سے اگلا دن میں فلاڈلفیا گزاروں گا اور اس سفر میں سمیع میرے ہمراہ ہوں گے-

نیویارک اور نیو جرسی کے بعض اور مقامات پر میرے کچھ احباب موجود ہیں- ان سے فون پر رابطہ کر کے میں نے انہیں اپنی آمد سے مطلع کیا تو وہ بڑے خوش ہوئے- تاہم ان میں سے اکثر کی خواہش تھی کہ میں ان کے ساتھ ملاقات کو اگلے ویک اینڈ تک موقوف کر دوں- میں سوچنے لگا کہ امریکہ میں میرے قیام کے دوران مزید ویک اینڈ آئیں گے ہی کتنے- اس بات نے مجھے پریشان کر دیا اور میں سوچنے لگا کہ ایک ماہ کی چھٹی لے کر میں کوئی غلطی تو نہیں کر بیٹھا- اس وجہ سے اس رات میری طبیعت بڑی ملول رہی لیکن بعد میں پتہ چلا کہ یہ میری غلط فہمی تھی-

صفی نے ذکر کیا کہ پاکستانیوں کی ایک تنظیم نے اس علاقے سے امریکی کانگریس کے منتخب رکن جیمز سیکسٹن کو ظہرانے پر بلا رکھا ہے جس میں وہ خود اور ان کے اہل خانہ بھی مدعو ہیں- کیونکہ میرے لئے اس روز کوئی اور مصروفیت نہیں تھی- اور اس بہانے مجھے ایک کانگریس مین کے ساتھ ملاقات کا موقعہ مل رہا تھا اس لئے صفی کی دعوت پر میں اس کے ہمراہ چلنے کے لئے فوراً تیار ہو گیا-

اس تقریب کا اہتمام ولنگ بورو میں کیا گیا تھا جو وائن لینڈ سے چند میل دور ایک قصبے کا نام ہے- میں نے محسوس کیا کہ اگر یہی تقریب ہمارے ملک میں منعقد ہوتی تو ہال کی بے تحاشا تزئین- استقبالیہ محرابوں کی تعمیر- اور ایک لمبی استقبالیہ لائن کے بغیر اسے کامیاب نہ سمجھا جاتا- لیکن وہاں اس قسم کا کوئی تکلف دیکھنے میں نہیں آیا- بلکہ زیادہ تعجب اس بات پر ہوا کہ جیمز سیکسٹین خود ہی اپنی گاڑی چلا کر وہاں پہنچے اور ان کی آمد کی اطلاع میزبانوں کو اس وقت ہوئی جب وہ سیڑھیاں چڑھ کر اس ہال میں پہنچ گئے جہاں لوگ پہلے سے ان کے منتظر تھے-

جلسے کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا جس کے بعد میزبان تنظیم کے سربراہ ڈاکٹر احسان نے حاضرین کے سامنے جیمز سیکسٹن کا تفصیلی تعارف پیش کیا جس کے مطابق 1984ء میں کانگریس کا رکن منتخب ہونے سے پہلے وہ لمبا عرصہ نیو جرسی کی سٹیٹ اسمبلی اور سینٹ کے رکن بھی رہے- کانگریس کے ایک رکن کی حیثیت میں وہ ان دنوں بینکنگ، فنانس، اربن افیئرز، مرچنٹ میرین اور فشریز پر کانگریس کمیٹیوں کے رکن کے طور پر کام کر رہے تھے-

اپنی تنظیم کے اغراض و مقاصد کے بارے میں گفتگو کے دوران ڈاکٹر احسان نے ایک نئی بات یہ بھی کہی کہ یہاں کسی کی عزت افزائی کے لئے تالیاں بجانے سے اجتناب کرتے ہیں- اس لئے اگر ہم معزز مہمان کو خوش آمدید کہنے یا ان کی باتوں پر خوشی کے اظہار کے لئے رواج کے مطابق تالیاں نہ بجائیں تو خدارا اس کا مطلب یہ نہ لیا جائے کہ ہم ان کی آمد پر یا ان کے خیالات سن کر خوش نہیں ہوئے بعد میں جب میں نے ان کے اس اعلان کی حکمت معلوم کرنا چاہی تو انہوں نے ایک حدیث کا حوالہ دیا جس میں سرور کائنات ﷺ نے فرمایا کہ اب التصفیق للنساء والتسبیح للرجال گویا کسی خوشی کے موقعہ پر تالی بجانا عورتوں کے لئے اور سبحان اللہ کہنا مردوں کے لئے ہے- ان کا استدلال یہ تھا کہ مسلمان مردوں کے لئے تالی بجانا سراسر ناجائز ہے- مجھے ڈاکٹر احسان کی بے باکی پر رشک آ رہا تھا- جنہوں نے امریکہ میں رہتے ہوئے بھی تعلیمات اسلامی کی ان باریکیوں کا خیال رکھا- انہوں نے سرعام ایک ایسی بات کہہ دی تھی جسے شائد کوئی اور کہنے کی جرات نہ کر سکے-

جیمز سیکسٹن نے اپنی تقریر میں پہلے تو میزبان تنظیم کا شکریہ ادا کیا جس نے انہیں یہ موقعہ فراہم کیا تھا کہ وہ پاکستانی امریکیوں کے اس اجتماع کے سامنے اپنے خیالات کا اظہار کر سکے- تاہم انہوں نے اس بات پر تعجب کا اظہار کیا کہ اس محفل میں صرف مرد حضرات ہی موجود تھے- ان کے نزدیک اس مجلس میں عورتوں کی عدم موجودگی مرد و زن کی مساوات کے فلسفے سے متصادم تھی- انہوں نے بتایا کہ امریکہ میں ایک لمبے عرصے تک عورتوں کو مردوں کے برابر حقوق نہیں دئے گئے تھے- لیکن آہستہ آہستہ انہیں نہ صرف ووٹ کا حق ملا بلکہ آج وہ زندگی کے ہر شعبے میں مرد کے برابر ہیں اور اب حالت یہ ہے کہ کل املاک کا تقریباً 70 فی صد ان کے قانونی تصرف میں ہے- اپنی تقریر کے دوران انہوں نے امریکی دستور کی چیدہ چیدہ شقوں اور خاص طور پر Checks and Balances کے حوالے سے حاضرین کی معلومات میں خاطر خواہ اضافہ کیا

آخر میں جیمز سیکسٹن نے حاضرین کے نظم و ضبط کی تعریف کی اور انہیں بتایا کہ انہیں ڈاکٹر احسان کے اس دعوے پر شبہ کرنے کی کوئی گنجائش نظر نہیں آتی کہ پاکستانیوں کی یہ تنظیم عالمی امن اور بھائی چارے کی علم بردار ہے-

چائے کے دوران جیمز سیکسٹن کی اس غلط فہمی کا ازالہ کر دیا گیا کہ اس مجلس میں عورتیں شامل نہیں تھیں ڈاکٹر احسان نے بتایا کہ مردوں کی تعداد سے کچھ بڑھ کر بھی عورتیں ان کی تقریر سن رہی تھیں- لیکن پردے کے بارے میں اسلامی تعلیم کے ماتحت انہیں ایک الگ ہال میں بٹھایا گیا تھا- جیمز سیکسٹن کے لئے یہ بات نہ تو قابل فہم تھی کہ مردوں اور عورتوں کے درمیان پردے کی یہ دیوار ابھی تک گرائی کیوں نہیں گئی-

جب جیمز سیکسٹن مہمانوں میں گھل مل گئے تو میرا بھی ان سے تعارف کروایا گیا- جب انہیں پتہ چلا کہ میں ایک تربیتی کورس کے سلسلے میں لاس اینجلس آیا ہوا تھا اور ایک ہی دن پہلے صرف سیر کے لئے اس علاقے میں اپنے ایک دوست کے پاس پہنچا ہوں تو وہ بہت تپاک سے ملے اور کہنے لگے کہ اگر واشنگٹن کا کوئی کام میں ان کے ذمہ لگا سکوں تو اس کی تکمیل سے انہیں خوشی ہوگی- میں نے ان کی عنایت کا شکریہ ادا کیا تو انہوں نے خود ہی تجویز کیا کہ اگر میں چاہوں تو وہ مجھے وائٹ ہاؤس کی سیر میں مدد دے سکتے ہیں- ان کی اس دعوت سے فائدہ نہ اٹھا سکنے پر مجھے آج بھی افسوس ہے- اس مجلس میں بعض پرانے دوستوں سے بھی ملاقات ہو گئی- ان میں سے ایک تو رفیق ثاقب تھے جو کئی سال پہلے پاکستان میں تدریس کے شعبے سے منسلک تھے لیکن بہتر مواقع کی تلاش میں نائیجیریا چلے گئے جہاں کم و بیش بیس سال گذارنے کے بعد اب وہ مستقل طور پر وطن لوٹ رہے تھے- ایک نعیم صدیقی تھے- جو کالج میں مجھ سے دو تین سال جونیئر تھے- بعد میں انہوں نے ایم- بی- بی- ایس کیا اور امریکہ چلے گئے جہاں وہ بطور گائنی کالوجسٹ کام کر رہے ہیں- میرے ایک دور کے عزیز شیخ نصیرالدین بھی ان لوگوں میں شامل تھے ایک لمبے عرصے کے بعد ان سے ملاقات میرے لئے باعث مسرت تھی-

---

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں:-

میں یقیناً جانتا ہوں کہ چونکہ بہت سے لوگ دنیا میں ایسے ہیں جو اس نقطہ سے جہاں دعا اثر کرتی ہے دور رہ جاتے ہیں اور وہ تھک کر دعا چھوڑ دیتے ہیں- اور خود ہی یہ نتیجہ نکال لیتے ہیں کہ دعاؤں میں کوئی اثر نہیں ہے- میں کہتا ہوں کہ یہ تو ان کی اپنی غلطی اور کمزوری ہے جب تک کافی وزن نہ ہو خواہ زہر ہو یا تریاق اس کا اثر نہیں ہوتا- کسی کو بھوک لگی ہوئی ہو اور وہ چاہے کہ ایک دانہ سے پیٹ بھر لے- یا تولہ بھر غذا کھا لے تو کیا ہو سکتا ہے- کیا وہ سیر ہو سکتا ہے کبھی نہیں- اسی طرح جس کو پیاس لگی ہوئی ہے ایک قطرہ پانی سے اس کی پیاس کب بجھ سکتی ہے- جبکہ سیر ہونے کے لئے چاہئے کہ وہ کافی غذا کھاوے اور پیاس بجھانے کے واسطے واضح ہے کہ کافی پانی پیئے- تب جا کر اس کی تسلی ہو سکتی ہے-

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادرفتگان.................. نصیر احمد انجم

مکرم مبشر احمد صاحب طاہر مربی سلسلہ

جامعہ کے نوٹس بورڈ پر مبشر کی وفات کی خبر پڑھ کر دل دہل کر رہ گیا۔ وہی مبشر جو میرا دوست تھا جو کل تک میری مصروفیات میں حصہ دار تھا۔ آج اس دنیا سے ہی الگ ہو گیا۔ کتنی خبریں ایسی ہوتی ہیں جنہیں سچ جانتے ہوئے بھی انسان بمشکل ان پر یقین لاتا ہے۔ لیکن بہرحال یہ دنیا فانی ہے اور انسان واقعتہ" مثل حباب ہے۔ کیسی کیسی بجلیاں ہیں جو انسانوں پر آن گرتی ہیں ابھی سال بھر پہلے مبشر کے ابا کی وفات آناً فاناً ہوئی تھی ابھی اس غم کو اس حزین و دلفگار خاندان نے سہا ہو گا کہ اب یہ زیادہ کڑا امتحان ان پر آن پڑا ہے۔ جوان جہان مبشر چلا گیا۔ معصوم اور سندر بچوں کے سر سے باپ کی شفقت اٹھ گئی۔ ان کے کتنے ارمان جو سینوں میں مچلتے ہوں گے؟۔ ان کی کتنی امنگیں کرچی کرچی ہوئیں؟ میں نے اس کے چاہنے والوں کے چہروں سے جلی حروف میں یہ پڑھا۔

روئے گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد

ایسے المناک سانحہ پر دوست احباب کر بھی کیا سکتے ہیں "ہم آپ کے غم میں شریک ہیں۔" تسلی کے دو بول۔ بس حقیقت یہ ہے کہ جس پر مصیبت نازل ہوئی ہو۔ جو اس دکھ کے اندر گزر رہا ہو اس کے لئے یہ بول محض سطحی محسوس ہوتے ہیں اور یہ حقیقت ثابتہ ہے کہ ہر ایک کو اپنے دکھوں کی صلیب خود اٹھانا ہے۔

میرا مبشر سے کوئی خونی رشتہ تو نہیں تھا لیکن بسا اوقات دوستی اور محبت کا رشتہ بھی دو دلوں کو مضبوط زنجیر سے باندھ دیا کرتا ہے۔ اور میرا ان سے کچھ اسی قسم کا تعلق ہے۔

14۔ نومبر کو جماعتی پروگرام کے باعث میں ربوہ سے باہر تھا اس لئے اپنے پیارے کے جنازے میں بھی شریک نہ ہو سکا اور نہ اس کی آخری جھلک دیکھ سکا لیکن اسی رات جب نصف رات بھیگ چکی میں مبشر کو یاد کرنے لگا تو جذبات تھے کہ گھٹاؤں کی طرح امڈے چلے آ رہے تھے۔

مبشر نے جس دن اسلام آباد جانا تھا اس سے ایک روز قبل ہماری ملاقات ہوئی مصافحہ اور معانقہ ہوا۔ اس نے مجھے دعا کے لئے کہا لیکن اس کی آنکھوں میں اس کے چہرے پر مخصوص مسکراہٹ اس روز بھی موجود تھی۔ لیکن کسے معلوم تھا کہ ہم آخری بار بغلگیر ہو رہے ہیں۔ آج بھی جب اس ملاقات کا تصور کرتا ہوں تو تصور میں ایک ہیجان بپا ہو جاتا ہے۔

مبشر وفات سے قبل اصلاح و ارشاد مقامی میں متعین تھا۔ وہ اپنا کام پابندی اور ذمہ داری سے ادا کرتا تھا ایک روز مجھے بتانے لگا کہ میرے ذمہ مربیان کی رپورٹوں پر تبصرہ کا کام ہے اور میں نے فائل کبھی بھاری نہیں ہونے دی بلکہ ساتھ کے ساتھ اسے ہلکا کرتا رہتا ہوں۔

گوجرہ میں ہم نے اکٹھے کام کیا دراصل میری گہری دوستی مبشر سے یہیں پر ہوئی۔ وہ بہت ملنسار۔ ہنس مکھ اور جی دار انسان تھا۔ دل میں جو بات ہوتی تھی زبان سے اس کے اظہار میں اسے تامل نہ ہوتا تھا۔ وہ بہت مہمان نواز بھی تھا اس پر مستزاد یہ کہ مزے مزے کے کھانے خود پکا لیتا تھا۔ جماعتی پروگرام کے سلسلے میں کبھی میں اس کے حلقے میں جاتا اور کبھی وہ میرے ہاں دونوں صورتوں میں کھانا وہی پکاتا اور ہم دونوں خوب موج میلہ کرتے۔ مبشر میں اپنے آپ کو سٹیج پر نمایاں کرنے کا رجحان بالکل نہیں تھا۔ عموماً ایسے پروگراموں میں سٹیج پر مجھے بٹھا کر خود انتظامی کاموں میں جت جایا کرتا تھا اس کی انتظامی صلاحیتیں مسلّمہ تھیں۔ گوشت کی دیگ کتنے کس کے لئے کافی ہے؟ اور زردے کا فارمولا کیا ہے؟ ضلع ٹوبہ کے ہر اجتماع میں یہ باتیں مبشر کے مشورے اور نگرانی میں طے ہوتی تھیں۔

مبشر امیر ضلع ٹوبہ کا دست راست تھا وہ کئی سال یہاں بطور مربی سلسلہ متعین رہا۔ بعد میں مربی ضلع کے طور پر بھی خدمات کی توفیق پائی۔ بہرحال تربیتی پروگرام ہوں۔ یا مقدموں کی پیشی کے لئے جانا ہو۔ یا کسی تصفیہ کے لئے۔ تمام پروگرام میں امیر صاحب ضلع کے ساتھ مبشر لازم و ملزوم تھا۔ ضلع بھر کی تمام جماعتوں کے اکثر احباب اسے جانتے تھے اور بہت سے خاندانوں کے ساتھ اس کے ذاتی تعلقات استوار تھے وہ سب اس کے گن گاتے ہیں اور یاد کرتے ہیں۔

لیجئے یادوں نے ایک اور پلٹا کھایا ہے۔ اور میں زمانہ طالب علمی میں آن پہنچا ہوں ناصر ہوسٹل میں مبشر ایک سال منتظم صنعت و تجارت بنا تو اس نے اس شعبہ میں جان ڈال دی اپنے ڈیرے سے گنے لا کر ہوسٹل میں فروخت کیے اور حاصل شدہ رقم مجلس کو ادا کر دی۔ کہاں تک سوچوں اور کہاں تک لکھوں۔ یہیں ختم کرتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ موصوف کو کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے اور اس کے اہل و عیال کا آپ کفیل ہو ان کے مجروح دلوں پر اپنی رحمت کے پھاہے رکھے کیونکہ وہی ذات ہے جو ہر دکھ کا مداوا ہے۔ اس کی یاد ہی دل کی شانتی اور روح کا چین بن سکتی ہے۔

اے خدا اے چارۂ آزارِ ما
اے علاجِ گریہ ہائے زارِ ما
اے تُو مرہم بخشِ جانِ ریشِ ما
اے تُو دلدارِ دلِ غم کیشِ ما

یاسمین پاشا۔ ایم ایس سی

آڑو

آج کل اگر بازار جائیں تو پھلوں کی دکان پر سرخ رنگ کے پکے ہوئے آڑو وافر مقدار میں نظر آتے ہیں۔ لیکن بہت کم لوگ آڑو کی افادیت کے بارہ میں جانتے ہیں۔ پھل خریدنے والے سوچتے ہیں پیسے ہی خرچ کرنے ہیں تو کیوں نہ آم خریدے جائیں یہ بجا ہے کہ آم پھلوں کا بادشاہ ہے لیکن ہر پھل کا اپنا مزہ اور فائدہ ہے۔ کیوں نہ آج آپ کو آڑو کا تعارف کروا دیا جائے۔

Peach آڑو یا شفتالو پاک و ہند کا ایک مشہور پھل ہے۔ یہ آلوچے' آلو بخارے خوبانی کے خاندان سے تعلق رکھتا ہے پھل کا رنگ سفید' پیلا یا زرد ہوتا ہے اس کی گٹھلی بہت سخت ہوتی ہے اس لئے اسے سنگی پھل بھی کہا جاتا ہے اسکی بعض اقسام میں پھل پکنے کے بعد بیج یا گٹھلی باہر کی طرف نکل آتی ہے۔

آڑو کا درخت درمیانے قد کا ہوتا ہے اس لئے اسے پودا کہنا مناسب نہ ہو گا عموماً" دس فٹ تک اونچا ہوتا ہے بہت کم اس کی اونچائی 25 فٹ تک پہنچتی ہے اس کے پتے نوکیلے تیز ہوتے ہیں پھل آنے سے پہلے گلابی رنگ کے پھول آتے ہیں۔

آڑو کا اصل وطن فارس (ایران) کہا جاتا ہے بعض مورخ لکھتے ہیں کہ روما اور فارس میں آنے سے 200 سال قبل یہ صرف چین میں پایا جاتا تھا 500 قبل مسیح کی چینی تحریروں میں اسے تاؤ کہا گیا ہے تاؤ سفید آڑو کو کہتے ہیں بعض مورخین کے مطابق یہ پھل یونان کے دیہاتوں میں اگتے تھے البتہ پیلے رنگ کے آڑو کے متعلق وثوق سے کہا جاتا ہے کہ یہ شمال مغربی سرحد پاکستان سے تعلق رکھتا ہے اور یہاں سے ہی ترکستان اور فارس میں گیا۔

یورپ میں آڑو یونان اور روم کے راستے گیا بعض ایسی شہادتیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک ایسا زمانہ آیا تھا جب یونانی پورے یورپ میں پھیل گئے تھے تو ان دنوں آڑو سپین اور فرانس پہنچا پہلا ہسپانوی ملاح اس پھل کو نئی دنیا امریکہ لے گیا اس کے پاس 1600 پھل تھے لیکن میکسیکو میں آڑو کی کاشت خوب پھولی پھلی اور انیسویں صدی میں ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں اس کی تجارتی پیمانے پر کاشت شروع ہوئی اور اس کی بعض اقسام سے بہت اعلیٰ قسم کی برانڈی تیار کی جاتی تھی۔

لذت کے اعتبار سے آڑو کو سیب کے بعد دوسرا درجہ حاصل ہے شمالی امریکہ' یورپ میں اٹلی فرانس' آسٹریلیا' ایشیاء اور جنوبی افریقہ اور خاص طور پر پاک و ہند میں بھی آڑو بہت پیدا ہوتا ہے یہ کافی سستا پھل ہے صوبہ سرحد پاکستان کا آڑو بہت بڑا' لذیذ اور خستہ ہوتا ہے۔

آڑو کے لئے مرطوب آب و ہوا کی ضرورت نہیں ہوتی ہے لیکن زیادہ سردی اس کے لئے مضر ہے اس کے لئے زرخیز میرا قسم کی زمین درکار ہوتی ہے جہاں پانی نہ کھڑا رہے بہتر پھل کے لئے آلوچہ کا پیوند لگایا جا سکتا ہے۔

عام طور پر اس کی کاشت ستمبر اکتوبر میں ہوتی ہے مئی جون میں چشمہ لگایا جا سکتا ہے نازک پودا ہوتا ہے آب پاشی کی کمی زیادتی دونوں نقصان دہ ہوتی ہیں اور نائٹروجن' فاسفورس اور پوٹاش والی کھاد کی ضرورت ہوتی ہے۔

پھول آنے کے ڈیڑھ ماہ بعد پھل آتا ہے کمزور پھل توڑ دینا مناسب ہوتا ہے تاکہ دوسرے پھل بآسانی پک سکیں۔ پتے موڑنے والا کیڑا سبز تیلہ سیاہ تیلہ جیسے کیڑے حملہ آور ہو سکتے ہیں تاہم ان کا علاج ہو سکتا ہے۔

آڑو کی تقریباً اڑھائی ہزار کے قریب قسمیں دریافت ہو چکی ہیں پودے کی عمر 20-25 سال ہوتی ہے۔

غذائی اعتبار سے آڑو بہت فائدہ مند ہے۔ آج کل معدے میں تیزابیت والے مریضوں میں دن بدن اضافہ ہوتا جا رہا ہے حتیٰ کہ چھوٹے پڑھنے والے بچے بھی تیزابیت کا شکار ہیں۔ آڑو معدے کی تیزابیت کو دور کرتا ہے آڑو میں وٹامن اے۔ بی۔ سی فاسفورس کیلشیم۔ روغنی نشاستہ دار اجزاء موجود ہیں یہ غذائیت سے بھرپور ہے اور معدے میں موجود جراثیم کو ہلاک کرتا ہے کیڑوں کو خارج کرتا ہے کھانا کھانے سے پہلے آڑو کھائیں تاکہ پھل کا پورا فائدہ اٹھا سکیں۔

پانچ چھ آڑو سے زیادہ نہ کھائیں ورنہ نقصان ہو گا اگر آڑو کھانے سے کوئی بھی تکلیف ہو تو تھوڑا سا شہد چاٹ لیں یا ادرک کھا لیں اس پھل کا مزاج سرد ہے یہ معدہ اور جگر کو طاقت دیتا ہے خون کے جوش کو ختم کرتا ہے اس کے پتے کوٹ کر پینے سے پیٹ کے کیڑے مرجاتے ہیں آڑو کی گٹھلی کا روغن کان کے درد بہرے پن کے لئے مفید ہے۔

آڑو کا جیم بھی بنتا ہے پختہ اور میٹھے آڑو کھانے چاہئیں گرمی کا بخار ہو تو آڑو کھانے سے دل بشاش ہوتا ہے کیونکہ آڑو غذائی نالی کی سوزش جو گرمی کی شدت سے ہوتی ہے اس کو دور کرتا ہے ہماری انتڑیوں کے اندر زہریلے فضلات جمع ہو جاتے ہیں جن سے تکلیف ہوتی ہے آڑو کھانے سے یہ فضلات خارج ہوتے ہیں گرمی میں بعض دفعہ بچے سکول سے آکر گرمی کی شکایت کرتے ہیں اور کھانا نہیں کھاتے ایسی صورت میں بچوں

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

شام اور اسرائیل کی تسلی بخش گفتگو

اسرائیل اور شام نے میری لینڈ میں آپس میں گفتگو کی ہے دونوں ملکوں کے نمائندوں نے اس گفت و شنید کو تسلی بخش بتایا شام نے کہا کہ اب امن کی راہ نظر آنے لگی ہے اسرائیل نے کہا کہ کامیابی تو ہوئی - لیکن ابھی بہت سی مشکلات حل طلب ہیں امریکہ کے ایک نمائندے نے کہا کہ شام اور اسرائیل کچھ آگے بڑھے ہیں اگرچہ امریکہ کے نمائندے نے کوئی خاص بات کہنے کی ضرورت نہیں سمجھی البتہ اس بات کا اظہار ہوا کہ اگر شام اور اسرائیل کا معاہدہ طے پا گیا تو شام اور امریکہ کے تعلقات بھی بہتر ہو جائیں گے۔

شام اور اسرائیل کے درمیان گولان کی پہاڑیوں کے واپس کرنے کا تنازعہ ہے۔ یہ پہاڑیاں اسرائیل کی سلامتی کے لئے ایک اہم دیوار کا کام دیتی ہیں۔ اسرائیل نے 1967ء کی جنگ میں ان پہاڑیوں پر قبضہ کیا تھا۔

اسرائیل نے اپنے تمام ہمسایہ ممالک کے ساتھ دوستی کے معاہدے کر لئے ہیں۔ مصر اردن اور فلسطینی اب اسرائیل کے دشمن نہیں بلکہ دوست بن چکے ہیں۔ صرف شام کا تصفیہ اسرائیل کے ساتھ نہیں ہو رہا۔ اور لبنان بھی ابھی تک اسرائیل کے ساتھ حالت جنگ میں ہے۔ اگر شام اور اسرائیل کا معاہدہ طے پا جائے تو اسرائیل اور عرب ملکوں کے درمیان وسیع ترین سمجھوتہ طے پا جائے گا۔ اور امکان ہے کہ عرب لیگ اور اسلامی کانفرنس اسرائیل کو تسلیم کرنے کی قرارداد پاس کر دے گی۔ اس مجموعی صورت حال میں شام اسرائیل بات چیت بے حد اہمیت اختیار کر چکی ہے۔ کیونکہ یہ پہلا موقعہ ہے کہ اسرائیل اور شام کے درمیان بات چیت آگے بڑھ رہی ہے۔ اس سے قبل دونوں ملکوں کے درمیان جتنی بھی گفت و شنید ہوئی تھی وہ ناکام ثابت ہوتی رہی ہے۔ کیونکہ دونوں ممالک اپنے اپنے موقف پر اڑے ہوئے تھے۔ شام کا رویہ غیر مصالحانہ تھا اور وہ اپنے موقف سے ذرا بھی ہٹنے کو تیار نہ تھا۔

جون 95ء میں ایک یہودی کے ہاتھوں فلسطینیوں کی بڑی تعداد میں ہلاکت کے واقعے نے یہ بات چیت بالکل معطل کر دی۔ اس کے بعد امریکی وزیر خارجہ مسٹر وارن کرسٹوفر نے دونوں ملکوں کے درمیان بات چیت دوبارہ شروع کرانے کی کئی بار کوششیں کیں لیکن ناکام رہے۔ امریکہ کے صدر کلنٹن نے بھی اپنے دورہ مشرق وسطی میں شام کو گفتگو پر آمادہ کرنے کی کوشش کی مگر کامیاب نہ ہو سکے۔

حالیہ گفتگو سے قبل دونوں ممالک کے درمیان خفیہ مذاکرات ہوئے جن میں معاملے کو آگے بڑھانے کے لئے بعض ایسے امور پر اتفاق ہوا' جن کو افشاء نہیں کیا گیا۔ اس کے بعد امریکی سرپرستی میں دونوں ملکوں کے مذاکرات شروع ہوئے۔ اب پہلی بار ایسی خبریں مل رہی ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ بات آگے بڑھی ہے۔

شام کے صدر مسٹر حافظ الاسد کا موقف یہ ہے کہ پہلے اسرائیل یہ علاقے واپس کرے تب امن معاہدے پر دستخط ہوں گے اسرائیل چاہتا ہے کہ یہ علاقے کئی سالوں پر محیط ایک ٹائم ٹیبل کے ذریعے واپس کئے جائیں۔

○○○

عراق میں فوج کی 70 ویں سالگرہ

عراق میں عراقی فوج کے قیام کی 70 ویں سالگرہ بڑے دھوم دھام سے منائی گئی۔ اس موقع پر ٹیلی ویژن پر خطاب کرتے ہوئے عراقی صدر صدام حسین نے دعویٰ کیا کہ صرف عراق ہی کی فوج ایسی تھی جس نے خلیج کی جنگ کے دوران اسرائیل پر گولہ باری کی ہے۔ اس طرح سے عرب ممالک میں صرف اور صرف عراق ایسا ملک ثابت ہوا ہے جس نے اسرائیل پر بمباری کی۔ انہوں نے کہا کہ عراق کی فوج مضبوط ہے۔

1990ء میں عراق نے جب کویت پر قبضہ کیا تو ان دنوں میں اقوام متحدہ نے عراق پر اقتصادی پابندیاں عائد کیں۔ یہ پابندیاں ساڑھے پانچ سال کا عرصہ گزر جانے کے بعد بھی جاری ہیں۔ اور اس کی وجہ سے عراق کی اقتصادی حالت بے حد خراب ہے۔

خلیج کی جنگ میں عراق کی شکست بلکہ بربادی کے باوجود ملک پر سے صدر صدام حسین کی گرفت ڈھیلی نہیں ہو سکی۔ امریکہ نے کئی بار کوشش کی کہ عراق سے صدر صدام حسین کی حکومت ختم کر دے مگر اسے کامیابی نہیں ہوئی۔ ماضی قریب میں جب صدر صدام حسین کی طرف سے ان کے صدارت پر فائز رہنے کے بارے میں جو ریفرنڈم کروایا گیا اس میں 99% عراقیوں نے صدر صدام حسین کے حق میں ووٹ دیا۔ مغربی ممالک اور امریکہ کی دلی خواہش ہے کہ صدر صدام حسین کو عراق کی صدارت سے ہٹا دیا جائے مگر وہ اپنے مقاصد میں کامیاب نہیں ہو سکے۔ امریکیوں نے بھی عراقیوں پر واضح کر رکھا ہے کہ جب تک صدر صدام ان کے ملک پر حکمران ہیں اقتصادی پابندیاں جاری رہیں گی۔ لیکن اس کے باوجود عراق کے لوگ صدر صدام حسین کو اقتدار سے ہٹانے پر راضی نہیں ہیں۔

اب فرانس نے یہ کہا ہے کہ عراق کی حالت کا جائزہ لینے کے لئے ایک حقائق جاننے والا مشن روانہ کیا جائے تاکہ غیر جانبداری سے یہ پتہ لگایا جا سکے کہ اقتصادی پابندیوں کی وجہ سے عراق کے عوام کی حالت کیسی ہے۔

فرانس اور روس دو ممالک ایسے ہیں جو عراق پر سے اقوام متحدہ کی پابندیاں ہٹانا چاہتے ہیں۔ لیکن امریکہ اس کی شدت سے مخالفت کرتا ہے۔ خود مسلم ممالک بھی عراق سے پابندیاں ہٹانے پر راضی نہیں ہیں۔

○○○

حماص کے ایک اہم لیڈر کی ہلاکت

یحیٰ عیاش جو حماص کا ایک اہم لیڈر تھا اور ذاتی خودکشی والے بم بنانے کا ماہر تھا اس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ اسرائیل نے اسے ایک ٹیلی فون میں رکھے ہوئے بم کے ذریعے مروا دیا ہے۔ اس کے جنازے کے موقع پر تقریباً بیس ہزار افراد فلسطینی مسجد کے قریب جمع ہو گئے اور انہوں نے اسرائیلی وزیراعظم کے خلاف نعرے لگائے۔ ان نعروں میں یہ بھی کہا گیا کہ اس امر کو فراموش نہ کیا جائے کہ اگرچہ یحیٰ عیاش مارے گئے ہیں ہم میں سے ہر ایک اپنے آپ کو یحیٰ عیاش سمجھتا ہے جب جنازہ لے جایا جا رہا تھا تو ہزاروں لوگ جو سڑک کے کنارے کھڑے تھے آگے بڑھ کر تابوت پر ڈالے گئے کپڑے کو ہاتھ لگانا چاہتے تھے اور روتے ہوئے اپنے جذبات کا اظہار کر رہے تھے۔

○○○

برطانیہ کی امیگریشن پالیسی

برطانیہ کے وزیر داخلہ (ہوم سیکرٹری میکل ہاورڈ) نے ہندوستان پاکستان کا دورہ کر کے ان دونوں ملکوں کو بتایا ہے کہ برطانیہ کی امیگریشن پالیسی کے سلسلے میں جو نیا بل پیش کیا گیا ہے وہ کیا ہے برطانیہ اب بعض ملکوں کو سفید ملک کہہ کر وہاں سے تارکین وطن کو اپنے ہاں مہاجر بنانے کے لئے تیار نہیں ہے سفید ملک کا مطلب یہ ہے کہ وہاں حالات بہتر ہیں اور عام طور پر برطانیہ میں ہجرت کرنے کی ضرورت نہیں اگرچہ اس کا یہ مطلب نہیں کہ کسی شخص کو بھی وہاں پناہ لینے کی اجازت نہ ہو گی ہوم سیکرٹری نے بتایا کہ اڑتیس ہزار کے قریب لوگوں نے بارہ ماہ میں پناہ کی درخواست دی ہے صرف چار فیصد کو پناہ ملتی ہے یہ قانون جو اب منظور کیا جا رہا ہے برطانیہ میں حزب اختلاف کو بھی پسند نہیں اسی طرح انسانی حقوق کی تنظیموں نے بھی اس کی مخالفت کی ہے۔

○○○

کامیابی کے راستے

کامیاب ہونے کی ہر کوئی خواہش کرتا ہے لیکن صحت و توانائی کے حصول کے لئے کوشش نہیں کرتا'

صحت و توانائی نہ صرف حاصل کی جائے بلکہ اسے کفایت شعاری سے استعمال کیا جائے۔

قوت عمل اور توانائی ایک زندہ حقیقت ہے اپنے آپ کو محنت و مشقت کا عادی بنائیں۔ اور کسی کام کے لئے جس قدر طاقت درکار ہو اسی قدر استعمال میں لائیں۔

کام کے ہر حصے کو اہم اور ضروری سمجھیں۔ ایک مکمل کر کے دوسرے کی طرف بڑھیں

ہر کام خوشی سے کریں اور کاہلی اور تساہل پر قابو پائیں۔

اپنے آپ کو تسلی دیں کہ اپنے کام کے بعد آرام و سکون ملے گا۔ کام کے بعد اپنے آپ کو اس کا صلہ دیں۔

اپنے رجحانات کے خلاف طاقت صرف نہ کریں وگرنہ کام کرنے کے لئے کم طاقت رہ جائے گی۔

ہر روز اپنے سامنے ایک بڑا مقصد رکھیں اور پھر اس کے حصول کے لئے اگر کسی دوسرے چھوٹے مقصد کو قربان کرنا پڑے تو کرو

ہفتہ کے ایک دن کو Catch Up دن کے طور پر منائیے یعنی اس دن ہفتہ کے دیگر دنوں کی فرد گزاشتوں کو دور کیجئے۔

ہر کام کرنے کے لئے اپنے لئے ایک محدود وقت مقرر کریں

ہر دن کو گزرے ہوئے دن کا اضافی نہ سمجھیں۔ ہر دن کو وقت کی ایک اہم اکائی سمجھئے۔

ہر دن کارکردگی کا موازنہ کریں کہ آج کیا کیا۔

اپنے کام اور یادداشتوں کو ضبط تحریر میں لائیں۔ اپنے حافظہ کو جلا بخشیں

اپنے کام میں کلی طور پر محو ہو جائیں

کامیاب لوگ وہ ہیں جنہوں نے اپنی غلطیوں اور کوتاہیوں پر غور و فکر کیا اور ان سے کچھ سیکھا

اگر کوئی غلط کام ہو جائے تو اس کے نتائج کا مقابلہ کریں

ہوائی قلعوں کی بدولت اپنے مقاصد کی طرف بڑھنے کے لئے اکساہٹ ملتی ہے

اپنے ہوائی قلعوں کی تخلیق کریں

کسی کام کو کرنے کے بارے میں جتنا سوچیں گے اتنا ہی زیادہ آپ اس کو کر چکنے کی اہلیت پائیں گے'

دنیا کے تمام بڑے بڑے منصوبے اور پراجیکٹ ابتداء میں ہوائی قلعے ہی ہوتے ہیں' ہوائی قلعہ جب افق ذہن پر مسلط ہو جاتا ہے تو عملی اقدام کی باری آئی ہے'

اس طرح یہ سطح ارض پر ابھر آتا ہے اور مکمل عملی کام ہو جاتا ہے'

سچی محنت ضائع نہیں جاتی۔

خلافت لائبریری ربوہ
Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ صفحہ 3

سامنے آجائیں تو پھر اس امر پر غور کرے کہ کن طریقوں سے یہ ذرائع فراہم ہو سکتے ہیں جب کوئی شخص یہ طریقے معلوم کر کے مصروف عمل ہو جاتا ہے۔ تو ذرائع خود بخود پیدا ہو جاتے ہیں۔ اور بالآخر وہ مقصد مل جاتا ہے جس کے لئے یہ سب کوشش ہو رہی تھی اگر ایسا ظہور میں نہیں آتا تو وہ بلند پروازی نہیں خام خیالی یا واہمہ ہے ایسا شخص ہمیشہ خوابوں کی دنیا میں الجھتا رہتا ہے۔ پس ہماری جماعت کے نوجوانوں کو غور و فکر اور بلند پروازی کی عادت ڈالنی چاہئے۔"

نوجوانوں کو اپنے اندر سوچ بچار کرنے کا مادہ پیدا کرنا چاہئے

چنانچہ فرمایا:۔

مثلاً آپ المصلح میں امریکہ یا ہالینڈ کے مشن کی رپورٹ پڑھتے ہیں۔ آپ کے لئے اتنا ہی کافی نہیں ہے۔ کہ آپ اسے پڑھ کر وہاں کے حالات سے باخبر ہو جائیں۔ بلکہ رپورٹ میں نومبایعین کی تعداد پڑھنے میں آپ کو سوچنا چاہئے کہ اس ملک میں بیعت کی رفتار کیا ہے۔ وہاں کب سے مشن قائم ہے اور اس عرصہ میں کتنے آدمیوں نے بیعت کی۔ بیعت کی رفتار نکالنے کے بعد آپ اندازہ لگائیں کہ اس حساب سے وہ ملک کتنے عرصہ میں جاکر (-) ہو گا؟

اگر یہ سوچو کہ دنیا ہماری مخالفت کرتی ہے۔ تو ساتھ ہی تمہیں یہ بھی سوچنا چاہئے کہ دنیا مخالفت کیوں کرتی ہے اس کا جواب یہ ہو سکتا ہے کہ سچی تحریکوں کی مخالفت ہوتی ہی چلی آئی ہے۔ یہ ہے صحیح لیکن ساتھ ہی تمہیں یہ سوچنا پڑے گا۔ کہ کیا یہ مخالفتیں ہمیشہ جاری رہتی ہیں۔ کیا پہلوں نے ان مخالفتوں کو دبانے اور کم کرنے کا کوئی طریقہ نہیں نکالا۔ - - - - - - - -

---اور - - - نے ان مخالفتوں سے ہار مان لی تھی۔ اگر انہوں نے ہار نہیں مانی تھی۔ تو ہم کیوں ہار مانیں؟ اور کیوں نہ ایسا رستہ نکالیں کہ جس سے یہ مخالفتیں آپ ہی ختم ہو جائیں۔ اگر تم سوچتے تو تمہارے سامنے خود راستے کھل جاتے۔ ہر شخص کو چاہئے کہ وہ اپنی اپنی جگہ غور و فکر کی عادت ڈالے اور محض دوسروں کے غور و فکر پر تکیہ نہ کرے۔

(از خطبہ 24-اگست 1953ء)

بقیہ صفحہ 5

کو ایک دو آڑو کھلائیں گرمی دور ہو گی بھوک لگے گی معدہ درست ہو گا۔ جس چیز کے اتنے فائدے ہوں اسے کیسے نظر انداز کیا جا سکتا ہے کیوں نہ اس کا بھرپور فائدہ اٹھائیں۔

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم چوہدری فیض احمد صاحب ٹھیکدار محلہ کریم نگر فیصل آباد کو دل کی تکلیف کے باعث نیشنل ہسپتال فیصل آباد کے انتہائی نگہداشت وارڈ میں داخل کیا گیا تھا۔ اب خدا تعالیٰ کے فضل سے گھر آگئے ہیں ان کی صحت کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ محترمہ شاہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالغنی صاحب بھٹی آف محمود آباد سندھ پر فالج کا تیسرا شدید حملہ ہوا ہے۔ فالج کی وجہ سے بائیں طرف کا سارا حصہ متاثر ہوا ہے ان کی کامل شفایابی دعا کی درخواست ہے۔

پتہ درکار ہے

○ مکرمہ سیدہ بی بی زینب صاحبہ زوجہ مکرم سید منصور احمد صاحب ساکن اورین ضلع مونگھر صوبہ بہار نے 1937ء کو وصیت کی۔ اگر وہ خود پڑھیں یا کسی دوست کو اس بارہ میں علم ہو تو موصیہ کا ایڈریس دفتر وصیت میں بھجوا دیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

اعلان دار القضاء

○ (مکرمہ حمیدہ بیگم صاحبہ بابت ترکہ مکرم حسن محمد صاحب)

مکرمہ حمیدہ بیگم صاحبہ نے درخواست دی ہے کہ ان کے والد مکرم چوہدری حسن محمد صاحب ولد امام دین صاحب لطیف نگر ضلع تھرپارکر سندھ وفات پا گئے ہیں۔ ان کے نام الاٹ شدہ دو قطعات نمبر 24/14- 24/13 واقع محلہ دار العلوم شرقی ربوہ ورثاء میں تقسیم کر دیئے جائیں۔

ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

(i) مکرم بشارت احمد صاحب (بیٹا)
(ii) مکرم مشتاق احمد صاحب بیٹا (وفات یافتہ)
(iii) مکرمہ حمیدہ بیگم صاحبہ (بیٹی)
(iv) مکرمہ مجیدہ بیگم صاحبہ (بیٹی)

مشتاق احمد صاحب کے ورثاء درج ذیل ہیں۔

(i) مکرمہ شریفاں بی بی صاحبہ (بیوہ)
(ii) مکرم رزاق احمد صاحب (بیٹا)
(iii) مکرم نثار احمد صاحب (بیٹا)
(iv) مکرم مبارک احمد صاحب (بیٹا)
(V) مکرم طارق محمود صاحب (بیٹا)
(Vi) مکرمہ رضیہ صاحبہ (بیٹی)
(Vii) مکرم جواد احمد صاحب (بیٹا)
(Viii) مکرم مبارز احمد صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دار القضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

احمدیہ ٹیلی ویژن کی نئی ڈائرکشن

○ (1) 8 جنوری سے درج ذیل سیٹلائٹ پر Test نشریات کا آغاز ہو گا۔ یہ ٹرانسمیشن 8 جنوری اور 9 جنوری کو شام ساڑھے چار بجے سے ساڑھے سات بجے ہوں گی۔ اس کے لئے ڈش کی پوزیشن حسب ذیل ہو گی۔

66°E اور فریکوئنسی 1385-1380 ہو گی۔
Audio فریکوئنسی نمبر 1=6.50
Audio فریکوئنسی نمبر 2=7.02
Elevation 60-50 ہو گی۔

(2) 10 جنوری 1996ء سے نئے سیٹلائٹ پر باقاعدہ نشریات آغاز ہو گا۔ ان نشریات کے اوقات حسب ذیل ہوں گے۔

نئے اوقات کار

(1) روزانہ شام سات بجے سے رات دس بجے تک ماسوائے جمعہ

(2) جمعہ کے روز شام چھ بجے سے رات نو بجے تک

(3) رمضان کے دوران 96-1-22 سے 96-2-22 تک نشریات کے اوقات حسب ذیل ہوں گے۔

روزانہ دوپہر ساڑھے چار بجے سے شام ساڑھے سات بجے تک۔

(نظارت اشاعت صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان)

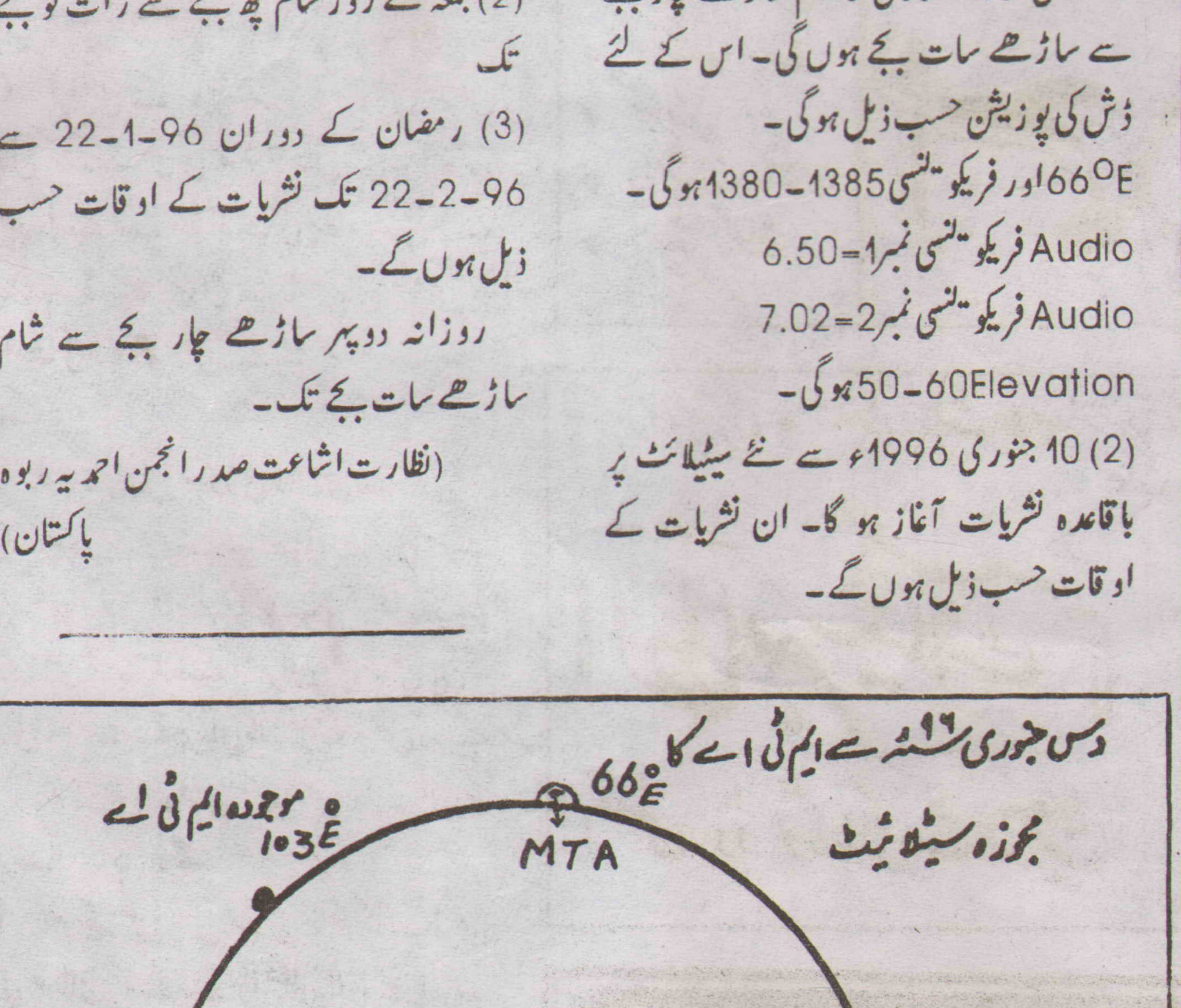

جس جگہ اس وقت ڈش کا رخ ہے اس سے 37 درجے مغرب کی طرف ڈش گھمائیں اور ڈش کو قریباً دس، بارہ درجے اوپر بھی کر لیں۔

لوڈشیڈنگ کے اوقات

صبح 30-7 تا 00-8
بعد دوپہر 15-15 تا 00-16
بعد دوپہر 45-16 تا 30-17
شام 00-19 تا 30-19
شام 00-20 تا 30-21

(واپڈا)

○ شعبہ صنعت و تجارت کے تحت ایوان محمود میں طاہر ٹائپنگ کلب قائم ہے۔ ٹائپنگ سیکھنے کے خواہشمند احباب جماعت رابطہ قائم فرمائیں۔

(مہتمم صنعت و تجارت)

بقیہ صفحہ 1

بیٹھا کرتا تھا وہ نہیں اٹھتا تھا جب تک کچھ لے نہ لیتا تھا وہ بیٹھا رہتا تھا جب تک حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ باہر نہ نکلتے اور اسے کچھ دے نہ دیتے۔ پھر بعض وقت وہ رقم مقرر کر دیتا کہ اتنی لینی ہے اور اگر حضرت صاحب اس سے کم دیتے تو وہ اسے ہرگز نہ لیتا۔ کئی دفعہ ایسا ہوا کہ مہمان اسے اتنی رقم پوری کر دیتے تھے کہ چلا جائے۔ میں نے دیکھا اگر اس کے منہ سے کوئی رقم نکل گئی کہ یہ لینی ہے اور وہ پوری نہ ہوتی تو وہ جاتا نہ تھا جب تک رقم پوری نہ کر دی جاتی۔ اور اگر حضرت صاحب بیمار ہوتے تو تب تک نہ جاتا جب تک صحت یاب ہو کر آپ باہر تشریف نہ لاتے۔ تو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے تھے دعا کی قبولیت کے لئے یہ ضروری ہے کہ انسان خرگدا بنے اور مانگتا چلا جائے اور خدا کے حضور دھونی رمائے بیٹھ جائے اور ٹلے نہیں جب تک کہ خدا کا فعل یہ ثابت نہ کر دے کہ اب اس کے متعلق دعا نہ کی جائے۔

(از خطبہ 25-جون 1926ء)

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 9- جنوری-1996ء
درجہ حرارت کم ازکم 7 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 20 درجے سنٹی گریڈ

○ برطانیہ کے وزیر داخلہ مسٹر مائیکل ہاورڈ نے کہا ہے کہ موجودہ قوانین کے تحت ایم کیو ایم یا کسی بھی دوسری پارٹی کے راہنما یا کارکن کو حکومت پاکستان کی درخواست پر اس کے حوالے نہیں کیا جا سکتا۔ اسلام آباد میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اگر پاکستان الطاف حسین کی واپسی چاہتا ہے تو وہ دولت مشترکہ سے رابطہ کرے۔ تاہم انہوں نے کہا کہ پاکستان نے الطاف حسین کو ہم سے نہیں مانگا۔ برطانوی وزیر داخلہ نے کہا کہ دہشت گردی کے ثبوت ملنے پر برطانیہ ایسے شخص کو ملک بدر کر دیتا ہے۔ ان سے پوچھا گیا کہ برطانیہ کے نئے امیگریشن قانون کا جو مسودہ تیار کیا جا رہا ہے اس کے تحت پیپلز پارٹی کے ان کارکنوں اور لیڈروں کو جنہوں نے پیپلز پارٹی کے اپوزیشن میں ہونے کے دور میں برطانیہ میں سیاسی پناہ لی تھی' کیا اب نئے قانون کے تحت ملک سے نکال دیا جائے گا' تو وزیر داخلہ نے اس کی تصدیق کی اور کہا کہ ان کی درخواستوں کا از سر نو جائزہ لیا جائے گا۔ انہوں نے کشمیر میں انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں پر تبصرہ کرنے سے انکار کر دیا۔ کراچی کی صورت حال کے بارے میں انہوں نے کہا کہ اب صورت حال بہتر ہو رہی ہے حکومت قابو پا رہی ہے۔

○ وزیر داخلہ مسٹر نصیر اللہ خان بابر نے کہا ہے کہ کراچی میں حالات نارمل ہیں تاہم اکا دکا واقعات ہوتے رہیں گے۔ انہوں نے کہا کہ نواز شریف نے الطاف حسین سے غلط وقت پر سمجھوتہ کیا ہے اب تو ان کے پاس کچھ بھی نہیں رہا۔ اب تو ان کا زور ٹوٹ چکا ہے۔ ایم کیو ایم کے پاس 1500 دہشت گرد تھے۔ کئی گرفتار ہو چکے ہیں۔ کچھ مارے گئے ہیں جو چند رہ گئے ہیں ان کا بھی صفایا کر دیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ ملزموں کے تبادلے کا انحصار برطانیہ پر ہے۔ انٹرپول کے ذریعے الطاف حسین کو وطن واپس لانے کی کوشش جاری رہے گی۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ حکومت کا یوم حساب قریب آچکا ہے۔ اب دنیا کی کوئی طاقت اسے بچا نہیں سکتی۔ حکومت کراچی کا مسئلہ حل نہیں کرنا چاہتی۔ وہ کراچی کے حالات از خود خراب کر رہی ہے کراچی اور حیدر آباد کی پیچیدہ صورت حال پر الطاف سے تفصیلی مذاکرات کئے گئے ہیں۔ امید ہے کہ اس سے مثبت نتائج بر آمد ہوں گے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ حکومت مستعفی ہو جائے۔

○ جنرل ضیاء الحق کی بیوہ بیگم شفیقہ ضیاء الحق کو آرمی قبرستان راولپنڈی میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ جنازے میں سردار عبدالقیوم چیف آف آرمی سٹاف اور نواز شریف نے شرکت کی۔

○ صدر مملکت فاروق احمد خان لغاری مسٹر اعجاز الحق کے گھر گئے اور شفیقہ ضیاء الحق کی وفات پر تعزیت کا اظہار کیا۔ وزیر اطلاعات مسٹر خالد کھرل' وزیر قانون مسٹر این ڈی خان نے بھی تعزیت کا اظہار کیا۔ جنازے میں حکومت کی نمائندگی وزیر اعظم کے پرنسپل سیکرٹری مسٹر احمد صادق نے کی۔

○ بھارت سے وزٹ ویزا پر آنے والے 151 غیر ملکی غائب ہو گئے ان میں 122 بھارتی باشندے ہیں۔

○ یہودی لابی نے یہ پراپیگنڈہ شروع کر دیا ہے کہ سعودی عرب کے مجوزہ شاہ عبداللہ شاہ فیصل ثانی ثابت ہوں گے۔ امریکہ نے بھی نئے سعودی شاہ کی آمد کو شدت سے محسوس کیا ہے۔ امریکی لابی کے خیال میں شہزادہ عبداللہ اسلام پسند مذہبی جماعت سے روابط رکھتے ہیں۔

○ سابق وزیر اعلیٰ پنجاب مسٹر منظور احمد وٹو نے کہا ہے کہ جونیجو لیگ ہی میرا اوڑھنا بچھونا ہے۔ اپنی جماعتوں سے میرا رابطہ ہے۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب محمد عارف خان نکئی نے کہا ہے میں تخریبی کارروائیاں کرنے والوں کے سر کچل دوں گا۔ نواز شریف کبھی لندن جاتے ہیں کبھی مذہبی جماعتوں کے پاس جاتے ہیں وہ سن لیں۔ ہم دہشت گردی کا مقابلہ کریں گے۔ وطن پر کوئی آنچ نہیں آنے دیں گے۔ پی ڈی ایف میں رخنہ ڈالنے والے اپنی موت آپ مر جائیں گے۔

○ فرانس کے سابق صدر فرانکوئس متراں انتقال کر گئے۔ ان کی عمر 79 سال تھی۔ آٹھ ماہ قبل وہ اپنے عہدہ صدارت کی میعاد پوری کر کے الگ ہوئے تھے انہوں نے 14 سال فرانس پر حکومت کی۔ وہ فرانس کے پہلے سوشلسٹ صدر تھے۔

○ بلوچستان میں سرکاری ملازمین نے جیل بھرو تحریک شروع کر دی ہے۔ صوبائی سیکرٹری سمیت 29۔ افراد کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ گرفتار ہونے والوں میں گریڈ 20 کے افسران بھی شامل ہیں۔ صوبائی حکومت نے ہڑتالی ملازمین کو نوٹس دیا ہے کہ وہ نوکری پر واپس آجائیں ورنہ ان کو برطرف کر دیا جائے گا۔

○ امریکہ میں اس صدی کا خوفناک ترین برفانی طوفان آنے سے واشنگٹن اور نیویارک سمیت کئی ہوائی اڈے بند کر دیئے گئے ہیں۔ مشرقی ساحلی علاقے میں زندگی مفلوج ہو گئی ٹریفک کا نظام درہم برہم ہو گیا۔ لوگوں کو گھروں میں رہنے کی ہدایت کر دی گئی ہے۔ ورجینیا' نیوجرسی' میری لینڈ اور نیویارک میں ہنگامی حالت کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ صدر کلنٹن نے بجٹ پر مذاکرات منسوخ کر دیئے ہیں۔

○ ہائی کورٹ نے کہا ہے کہ خواتین سے غیر قانونی سلوک کرنے والے پولیس اہلکاروں کے خلاف فوجداری مقدمات درج کئے جائیں پولیس افسر اور اہلکار عورتوں کی گرفتاری' نظر بندی اور تفتیش کے متعلق قانون کی سختی سے پابندی کریں۔

○ پنجاب میں ایک سو فیئر پرائس شاپس کھولنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

○ کراچی میں بم دھماکے کے ملزموں کی نشاندہی پر 10۔ لاکھ روپے کے انعام کا اعلان کیا گیا ہے۔

○ پاکستان میں مختلف اداروں میں ہونے والے سالانہ کرپشن 20۔ ارب ڈالر (680۔ ارب روپے) سے بھی بڑھ گئی ہے۔ پاکستان کو امداد دینے والے مالیاتی اداروں نے کرپشن کی اس شرح پر اپنی تشویش کے اظہار سے حکومت کو مطلع کر دیا ہے۔

○ پاکستان کے تربیت یافتہ دہشت گردوں کو نئی دہلی میں گرفتار کرنے کا بھارتی حکومت نے دعویٰ کیا ہے۔ یہ لوگ کشمیر میں کارروائیاں کرنے کے بعد دہلی آئے تھے کہ گرفتار ہو گئے۔

○ گریڈ ایک سے پندرہ تک کے محکموں کی بھرتیوں کا اختیار متعلقہ محکموں کو دے دیا گیا ہے۔ تمام بھرتیاں میرٹ پر ہوں گی۔ صوبائی کابینہ کے اجلاس میں امن و امان کی صورت حال پر غور کیا گیا۔ تخریب کاری سے نمٹنے کے لئے پولیس کو الرٹ کر دیا گیا ہے۔

○ سپاہ صحابہ 12 جنوری کو پنجاب بھر میں کفن پوش احتجاجی جلوس نکالے گی۔ ساہیوال جیل میں سپاہ صحابہ کے رہنماؤں کی بھوک ہڑتال 9 ویں روز میں داخل ہو گئی سپاہ صحابہ کی طرف سے قائدین کو عدالت میں پیش کرنے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ حکومت پر مقدمات کو طول دینے کے الزام عائد کیا گیا ہے۔

○ مظلوموں کی دادرسی کے لئے وزیر اعلیٰ نکئی نے وزیروں کو اچانک چھاپے مارنے کی ہدایت کر دی ہے۔ عوام سے زیادتیوں کے ازالے کے لئے ہنگامی اقدامات کئے جا رہے ہیں۔

بھٹی ہومیو کلینک اینڈ سٹور
اوقات آجکل رحمت بازار صبح 11 تا 2½ بجے
شام 4½ تا 8 بجے
(ناغہ جمعہ کی شام) دارالیمن صبح 9 تا 11 بجے
فون 211186

1996 باتصویر احمدی جنتری
60 صفحات قیمت-/12
نادر تصاویر - نادر تحریریں
از: شیخ عبدالماجد
ملنے کا پتہ • افضل برادرز ربوہ • احمدیہ ہال کراچی
• دارالذکر لاہور

قسط پر جدید اور روایتی زیورات کا مرکز
انوار گولڈ سمتھ
نزد الائیڈ بنک اکرام مارکیٹ اقصیٰ روڈ
ربوہ فون: 487

احمد برادرز
• فرج • فریزر
• کوکنگ رینج
• گیزر
• واشنگ مشین
• ہیٹر کیلئے
شہناز پلازہ
چاندنی چوک
راولپنڈی
فون: 451030 / 420958

• بہترین میٹریل • شاندار رزلٹ • بعد از فروخت سروس • بیرون ربوہ کیلئے خصوصی رعایت
ہماری ترجیحات میں شامل ہیں

الطاہر سیٹلائٹ سسٹم
اقصیٰ روڈ بوٹا مارکیٹ ربوہ
فون: EX: 211806

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
• ہمدردانہ مشورہ • کامیاب علاج
ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ
فون (04524) 212434